بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

آؤ جھک جائیں (۲) (سوچنے کی باتیں)

پہاڑ، سمندر یہ تمام چیزیں اپنے ربّ کی تابعدار ہیں، اُسکی فرمانبرداری میں اُسکے آگے جھکی ہوئی ہیں، اسی لئے ان کو دیکھ کر سکون محسوس ہوتا ہے۔ آپ پہاڑوں پر چلے جائیں، آپ نے گرمیوں میں پہاڑی علاقے کا سفر کیا ہوگا، بلند و بالا پہاڑ، سرسبز پہاڑ انسان کیلئے کتنی خوشی کا سامان پیدا کرتے ہیں، لیکن انہی پہاڑوں پر جا کر ہمیں معلوم ہو کہ ہمارے پاؤں کے نیچے کے پہاڑ اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنی جگہ سے چل پڑے ہیں، تو پھر دیکھیں ہم، ہمارا سکون اور خوشی کہاں باقی رہتی ہے۔

اسی طرح آپ کسی بھی چیز کو دیکھ سکتے ہیں، باہر کی دنیا کے ساتھ ساتھ خود اپنی ذات کے اندر دیکھیئے، ہماری آنکھوں کو اللہ نے دیکھنے کا حکم دیا ہے وہ اللہ کی فرمانبرداری میں دیکھتی چلی جا رہی ہیں، اُنہوں نے دیکھنے سے انکار نہیں کیا۔ کانوں کو سننے کیلئے پیدا کیا وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ دل کو دیکھ لیجئے کسطرح اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے، ہم سو بھی جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے، جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں، دل اپنا کام کر رہا ہے، اور آج تک کر رہا ہے۔ اگر کبھی دو منٹ کیلئے بھی وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دے، اللہ کی اطاعت کی بجائے نافرمانی کا رویہ اختیار کرے، تو ہماری زندگی ہی قائم نہ رہے۔ تھوڑا سا Disorder آتا ہے دل کی دھڑکن میں تو دیکھیں کیا حال ہو جاتا ہے، دھڑکن تھوڑی سی تیز ہو جائے تو کس قدر برا حال ہوتا ہے، کس قدر بے سکونی ہو جاتی ہے، اور ہمیں دل کا سکون قائم رکھنے کیلئے ڈاکٹر کی ہر ہدایت ایک ایک پل یاد آتی رہتی ہے، ڈاکٹر جتنی مرتبہ مرضی بلائے، رش میں مشکلوں میں پڑ کر اُس کے پاس ضرور جاتے ہیں، صرف دل کے سکون کیلئے، لیکن کہاں یہ کہ وہ پرسکون طریقے سے سال ہا سال کام کرتا چلا جا رہا ہے، تو جس نے اُسکی رفتار کو یہ سکون دیا وہ ہمیں کبھی یاد کیوں نہیں آیا؟ ڈاکٹر کی دوائی تو درد کم کرتی ہے، ختم نہیں، وہ اللہ، وہ رحمان جس کی یاد مکمل سکون ہے، اُسکی ہدایات توڑتے ہوئے کبھی ہمیں انجام کی فکر کیوں نہیں ہوئی؟

یہ دل کس کی تابعداری کر رہا ہے؟ سانس لینے کا عمل دیکھیں اسی حلق سے سانس کی نالی میں گزرتی ہے اور کھانے کی بھی، جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو سانس کی نالی خود بخود بند ہو جاتی ہے، اگر تھوڑا سا کھانا، کھانے کی نالی کے ساتھ سانس کی نالی میں چلا جائے تو چند منٹ بعد ہم اس دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ ہمارے دل کو دھڑکنے کا حکم کس نے دیا، ہماری زبان کو بولنا کس نے سکھایا، ''اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل (اور انکے علاوہ اور اعضاء) بخشے تاکہ تم شکر کرو'' ۔ (**النحل۔ ۷۸**) اگر آپ تصویر میں دیکھیں جب انسان کا جسم چاک کیا جاتا ہے، تو اتنی چیزیں بہترین ترتیب سے چھوٹے سے خانے میں رکھی ہوئی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ایک جسم کے اندر کتنی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں۔ صرف جگر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جگر کا جو کام ہے، اگر وہ فنکشن زمین پر کرنا پڑے، تو اسکے لئے کم از کم آپ کو چالیس (۴۰) فیکٹریاں لگانی پڑیں۔

آپ دیکھیں کہ کائنات میں پرندوں کو اُڑنا کس نے سکھایا، ہزاروں سال سے وہ اُڑ رہے ہیں، کائنات میں یہ خوبصورتی کس کیلئے بنائی گئی ''کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا میں گھرے ہوئے (اُڑتے رہتے) ان کو اللہ ہی تھامے رکھتا ہے ایمان والوں کیلئے اس میں نشانیاں ہیں'' (**النحل۔ ۷۹**)۔ اس طرح ہمارے جسم کا یا باہر کی کوئی بھی چیز اگر اللہ کی مرضی کے مطابق کام نہ کرے تو زندگی کا یہ سارا سامان اپنی جگہ قائم نہ رہے، اگر سیارہ یا ستارہ اپنی جگہ چھوڑ کر کسی اور مدار میں جا پڑے تو ہر چیز آپس میں ٹکرا جائے، یہ سب سکون اسی وجہ سے ہے کہ یہ سب اللہ کی اطاعت میں جھکے ہوئے ہیں، اور اللہ کی بات مان رہے ہیں، ایک ایٹم سے لیکر سورج جیسا ستارہ اور پوری کائنات تو اللہ کی بات مان رہا ہے، تو پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ اُن سب چیزوں کو بنا کر اُنکی Programming کر دی، اور اُن کو پابند کر دیا کہ وہ اللہ کی مرضی کے مطابق کام کریں، تاکہ ہمیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ ''وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں کا) حساب معلوم

کرو، یہ (سب کچھ) اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے، سمجھنے والوں کیلئے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے''۔ (**یونس** ۔ ۵) لیکن ہمیں اللہ نے آزادی تھی، جن کیلئے یہ سب کچھ بنایا گیا تھا اُنہیں آزادی دی گئی تھی۔ ہمیں بھی پابند کیا جا سکتا تھا، غلط طرف آنکھ اُٹھتی اور نظر چلی جاتی، غلط کام کی طرف پاؤں اُٹھتے اور ٹانگیں مفلوج ہو جاتیں۔ مگر...

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ آزادی دی، اور آج ہم انسان اس آزادی کو کسطرح استعمال کر رہے ہیں، ہمارے لئے سوچنے کی بات ہے، غور کرنے کا مقام ہے کہ پہاڑ، دریا، سمندر اور مچھلیاں اور پرندے تو اللہ کی بات مانیں، میرے جسم کا ایک ایک حصہ تو اللہ کی بات مانیں اور میں اللہ کی بات سے بھاگوں؟ میں اللہ کی بات نہ مانوں؟ میں اُسکی نافرمانی کروں؟ دکھ تو یہ ہے کہ ہم سوچتے بھی نہیں، یا شاید ہمیں دنیاداری کے علاوہ کچھ سوچنے کی عادت ہی نہیں رہی۔ نہیں تو بات مشکل نہیں تھی کہ یہ ساری کائنات تو اللہ کی شکر گزار ہے اور اللہ کے حکم کی پابندی خوشی سے کر رہے ہیں، جیسے زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ آجاؤ خوشی سے یا ناخوشی سے، تو اُنہوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں'' پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا، تو اس نے اُس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے، انہوں نے کہا ہم خوشی سے آتے ہیں'' (**حم السجدہ** ۔ ۱۱) تو زمین و آسمان تو اللہ کی پکار پر خوشی سے آتے ہیں، لیکن میں اور آپ جن کیلئے یہ زمین و آسمان بنے ہیں، جن کے فائدے کیلئے یہ ساری مخلوق لگی ہوئی ہے، وہ اللہ کی پکار پر نہ جائیں؟ کیوں؟؟ کیا پیار کا جواب ایسا ہوتا ہے...

دراصل اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کر کے یہاں بھیجا اور پھر دیکھا یہ جا رہا ہے کہ کون اپنی خوشی سے آتا ہے، ہمیں جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا، دین میں کوئی جبر نہیں، ہم ابھی چاہیں تو اللہ کی پکار پر لبیک نہ کہیں'' حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے اللہ کے فرمانبردار ہیں''۔ (**آل عمران** ۔ ۸۳) تو اس قلیل مہلت میں جو ہمیں ملی ہے، جس میں ہم جو چاہیں کریں، جو لوگ اللہ کی پکار پر لبیک کہتے ہیں اُنکی اللہ کے ہاں بہت قدر ہے، جب کوئی شخص ایک قدم اللہ کی طرف چلتا ہے تو اللہ دس قدم ایسے شخص کی طرف آتا ہے، اور جو چل کر جائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اُسکی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ لیکن شرط یہ ہے چلنا ہم ہی کو ہوگا، قدم ہم کو ہی اُٹھانا ہوگا، ہمیں اپنے اندر عاجزی پیدا کرنا ہوگی، ہمیں لاشعوری طور پر نہیں، بے سمجھی کے ساتھ نہیں، سوچ سمجھ کر اُسکی فرمانبرداری کرنا ہے، پوری رغبت اور دل کی خوشی سے اللہ کریم کی فرمانبرداری کرنا ہے، اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اللہ کا تو کچھ بھی نقصان نہیں، اُسکی تسبیح و عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں،'' اور (مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اسکی تعریف کیساتھ تسبیح کرتی ہے، لیکن تم اُنکی تسبیح کو نہیں سمجھتے'' (**بنی اسرائیل** ۔ ۴۴) اگر کائنات کا ہر ذرہ اُسکی تسبیح کر رہا ہے، اور میری زبان اُسکے ذکر سے خالی ہے تو وہ بے نیاز ہے، اُسکی بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آتی، وہ ان میں کسی چیز کا محتاج نہیں، یہ تو ہماری سعادت ہے، یہ تو ہماری خوش بختی ہے کہ ہم اُسکی طرف رجوع کریں، اُسکو ہماری ضرورت نہیں، ہمیں اُسکی ضرورت ہے۔ وہ بادشاہ ہے، ہم فقیر ہیں، ہم محتاج ہیں، ہم بندے ہیں اُسکی مرضی سے آئیں، اب اپنی مرضی سے نہیں جائیں گے تو جب وہ واپس بلالے گا تو کیا کریں گے۔۔۔...

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن و احادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك الله

www.islamic-portal.net